رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں۔ ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کا تذکرہ اور ان کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے علمی تحائف میں پہلا تحفہ **موسسة محمد بصیر للابحاث والدراسات والاعلام** کی جانب سے ملا ہے اور یہ موسسۃ مراکش (المغرب) کے شہر بنی عیاط کے قصبہ ازیلال میں قائم ہے۔اس کے زیر اہتمام ہر سال بین الاقوامی سطح کی ایک تصوف کانفرنس ہوتی ہے۔جس میں اسلامی دنیا کے اکثر ممالک بالخصوص افریقی ممالک سے علماء واسکالرز شریک ہوکر اپنے علمی مقالات پیش کرتے ہیں جن کے موضوعات پہلے ہی سے اس موسسہ کی جانب سے مقالہ نگاروں کو بھیج دیئے جاتے ہیں ......ہمیں بھی اس سال مئی میں اس کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا۔اسی موقع پر موسسۃ کے ناظم الامور جناب ڈاکٹر عبدالمغیث بن محمد المصطفی بصیر صاحب کی جانب سے چند کتب کا تحفہ ملا جن میں سے ایک زیر نظر کتاب ہے.....**نظرات فی دلالات**......یہ سال گزشتہ کی کانفرنس میں پیش کئے گئے مقالات کا مجموعہ ہے جو عربی زبان میں ہے......

مقالات کے عنوانات حسب ذیل ہیں:

الطریقة الدرقاویه بالمغرب (الاصل والامتداد)

مقالہ نگار: دکتور الجیلالی کریم

الطریقة الچشتیة فی الماضی والحاضر (محمد امین الحسنات شاہ)

الطریقۃ النقشبندیة العلیه، اصولها، تاریخها، فروعها (محمد عادل نقشبندی حقانی)

دور التصوف الاسلامی فی بناء المجتمع السلمی...... ترکیا انموذجا......

(دکتور عمر فاروق قوقماز)

☆لا تنتظر شکرا من احد، ویکفی ثواب الصمد، وما علیك ممن جحد، وحقد وحسد.☆

دور الطريقة التيجانية في نشر الاسلام في مالي (المقدم :حسين جاكيتي امين)

انتفاضة الزملة وعبقرية الزعيم محمد سيدى ابراهيم بصيرى (السيد محجوب السالك)

الطرق الصوفية فى السنغال حقائق وادوار. (الاستاذ اماكى عبدالرحمن)

دور الطريقة التيجانية في نشر الاسلام في افريقيا (الشيخ خالد سانا)

اضاء ات حول الاسهامات العلمية والتربوية والصوفية للزاوية البصيرية (الدكتور مولاى هشام الادريسى)

امثلية المنهج الصوفى للا صلاح البشرى فى شخصية ضيا ء الامة پير محمد كرم شاه الازهرى (محمد شاه الازهرى)

الزوايا الصوفية ذات الاصول المغربية فى غينيا كونا كرى (الاستاذ نورالدنى فاديكا)

الجوانب المشتركة بين الطريقتين الچشتية والبصيرية والچشتية النظامية (دكتورمحمد منير الازهرى)

دور مشائخ المغرب فى نشر التصوف فى نيجيريا (الطريقة القادرية انموذجا) عبدالجبار الشيخ محمد الناصر كبرا

الطرق الصوفية فى السودان الطريقة السمانية انموذجا ......(الدكتور هاشم الطيب الفاتح)

الزوايا الصوفية فى كينيا (الاستاذ عبود محمد عمر الشيرازى)

الطريقة الچشتيه فى باكستان الماضى ،والحال (السيد لخت ِحسنين شاه)

الفراغ الروحى والضعف الايمانى لدى الافراد والمجتمعات وضرورة التزكية (الدكتور عادل الحرازى)

مندرجہ بالاعنوانات پر لکھے گئے مقالات وقیع ہیں اور معلوماتی ہیں خصوصاً افریقی مما لک میں تصوف کے حوالے سے ماضی وحال میں ہونے والے کام کے بارے میں ایسی معلومات کہیں یکجا ملنا مشکل ہے ۔۳۷۵ صفحات پر مشتمل مقالات کا یہ مجموعہ انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے اور ڈاؤن لوڈ کر کے مطالعہ کیا جاسکتا ہے......

اس کا نیٹ پر ایڈریس یہ ہے http/www.maghress.com/azilal/1025088

عربی میں مقالات لکھ سکنے والے احباب کے لئے دعوت عام ہے، اس مجلّہ کے لئے مقالہ لکھیں ، ان کے سیمینار اور کانفرنس کے لئے لکھیں اور مراکش جائیں......مقالہ عربی یا انگریزی میں ہونا ضروری

ہے ترجیح عربی ہی کو حاصل ہے۔

دوسرا تحفہ جناب ڈاکٹرعبدالصمد العشاب کی کتاب ......من اعلام الطنجہ فی العلم والادب والسیاستہ ......کا ہے جو مولف مذکور کی جانب سے پروفیسر محمد علی صاحب نے راقم کے طنجہ کے وزٹ کے موقع پر عنایت کیا۔ یہ اس کا جزو اول ہے جبکہ دوسرا حصہ اس کے علاوہ ہے۔اس حصہ میں طنجہ کے ۳۶ علماء وفضلاء کا تذکرہ ہے جن میں قدیم وجدید دور کے معروف علماء وفضلاء، شعراء وادباء کے مختصر احوال درج ہیں ......طنجہ مراکش (المغرب) کا آخری شہر ہے اس کے بعد یورپ شروع ہوجاتا ہے اور طنجہ کے ساحل سے اسپین کا ساحل اور جبل الطارق دکھائی دیتا ہے درمیان میں صرف ۳۵ کلو میٹر سمندر حائل ہے جسے لوگ فیری کے ذریعہ عبور کرتے ہیں۔راقم کو جبل الطارق دیکھنے کے شوق میں طنجہ جانا ہوا اور وہاں مشہور سیاح وعالم ابن بطوطہ کی قبر کی زیارت اور دیگر اہل اللہ کے مزارات کی زیارت کا موقع ملا۔علاوہ ازیں علماء کرام سے ملنے کا شوق بھی پورا ہوا۔

کتاب ہم جیسے اجنبیوں کے لئے بطور خاص تحفہ ہے کہ اس سے وہاں کی علمی شخصیات کا ایک تعارف حاصل ہوتا ہے۔علاوہ ازیں کتاب میں طنجہ میں موجود مزارات اور خانقاہوں، اور زاویوں کے بارے میں بھی مختصر تاریخی پس منظر کے ساتھ معلومات درج ہیں۔

کتاب، منشورات المجلس العلمی المحلی طنجہ نے شائع کی ہے۔اور اسی پتہ سے دستیاب ہوسکتی ہے۔

ایک اور تحفہ مراکش کے اسی سفر میں ممتاز اسکالر ماہر ادبیات جناب ڈاکٹر مصطفیٰ الزباخ نے پیش کی، اس کا نام ہے......التصویبات اللغویۃ فی الخطابات الاعلامیۃ والاداریۃ والاشہاریۃ بالمغرب......

یعنی ان غلط العام الفاظ کی تصحیح جو مغربی معاشرہ میں سرکاری وغیر سرکاری خط وکتابت میں رائج ہوگئے ہیں ......ڈاکٹر الزباخ ماشاء اللہ رباط کی بزرگ شخصیات میں سے ہیں ان سے رباط کی الاکادیمیۃ المملکتہ المغربیۃ میں عربی ادب پر ہونے والے ایک سیمینار میں ملاقات ہوئی، وہ یہاں شعبہ الملحون کے رکن ہیں......اور اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو میں ادارتی امور انجام دیتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر الزباخ نے اپنی ایک تازہ تصنیف بھی عنایت کی جو ۲۰۱۶ میں شائع ہوئی ہے اور وہ ہے......التوجہ الاستراتیجی الحضاری لمواجھۃ تحدیات التعلیم فی العالم

الاسلامی......

ایک سوستاون صفحات کی یہ کتاب رباط سے شائع ہوئی ہے۔مولف مذکور اس کے علاوہ دیگر پندرہ کتب لکھ چکے ہیں......زیرنظر کتاب میں انہوں نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں اورعالیشان درسگاہیں ہمارے ماحول میں کوئی مثبت تبدیلی نہیں لاسکیں بلکہ ان اداروں کی تعلیم وتربیت نے بچوں کو اخلاقی اعتبار سے کمزورتر کیا ہے۔نوجوان نسل کی تباہی وبربادی میں ان بلند وبالا عمارات میں قائم تعلیمی اداروں کا بڑا عمل دخل ہے اور کردار سازی میں ان کا ذرا بھی حصہ نہیں اور یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف تربیت مہیا کررہے ہیں۔انہوں نے ارباب اختیار کو اس طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے......وہ لکھتے ہیں : **علی الرغم من المبانی المدرسیة والجامعیة الشامخة ، والموارد المالیة المخصصة الغزیرة ، وجیوش المدرسین الکثیرة ، وعدد الوزراء الذین امتطوا صهوة وزارات التربیة والتعلیم المختلفة ، فان التعلیم فی العالم الاسلامی لا یزال یعانی اختلالات بنیویة فی وظائفه التعلیمیة والتکوینیة والبحثیة..................الخ**

کتاب حاصل کرنے کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔اکادیمیة المملکة المغربیة رباط......المغرب۔

ایک اورتحفہ جناب ڈاکٹر عبدالحمید عشاق صاحب نے پیش کیا وہ رباط میں موسسة دارالحدیث الحسینة کے نائب مدیر ہیں......یہ تحفہ ہے......**مشروع البحث العلمی وبرنامج النشاط الثقافی......** دارالحدیث الحسنیة رباط کا ایک مرکزی ادارہ ہے جو شاہ حسن الثانی کے نام سے قائم ہے......اس میں دینی علوم کی تعلیم کا اعلی انتظام ہے......عمارت پرشکوہ اور مناہج اعلی پائے کے ہیں......۱۹۶۴ سے قائم اس ادارہ سے اب تک ہزاروں طالبان علم فارغ التحصیل ہوچکے ہیں ادارہ کا الحاق جامعة القرویین کے ساتھ ہے اور اسی کی ڈگری جاری کی جاتی ہے۔ہمارے نوجوان طلبہ جو جامعہ ازہر مصر یا مدینہ یونیورسٹی جانے کے خواہشمند ہوتے ہیں وہ تاریخ کی عظیم یونیورسٹی جامعہ القرویین میں اس ادارے کے ذریعہ داخلہ کی کوشش وقسمت آزمائی کرسکتے ہیں......تفصیلات انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

ایک اورکتاب نوجوان اسکالر جناب علامہ محمد عابد نعمان شامی صاحب نے ہمیں عنایت کی ہے......ماہِ فروزاں......یہ کوٹلی آزاد کشمیر کے معروف نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ محمد صادق صدیقی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے احوال وآثار کا تذکرہ ہے۔ کتاب ملفوظات، مکتوبات اور پند ونصائح پر مشتمل ہے۔مؤلف نے کتاب ہذا کی تالیف کا سبب ومقصد بیان کرتے ہوئے بڑی خوبصورت بات لکھی ہے، ......اس کتاب کی تدوین کا مقصد دورِحاضر کے زوال پرغور کرتے ہوئے یہ باور کرانا ہے کہ درحقیقت یہ زوال اللہ اوراس کے رسول سے محبت اور بندگانِ خدا سے نسبت کی کمی کے سبب ہے۔ہمارا رشتہ خدائے لم یزل سے کمزور پڑ گیا ہے بلکہ کٹا ہوا محسوس ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ذلت ہمارا مقدر بن گئی ہے۔اور ہم دنیا میں یتیم کے آنسوؤں کی طرح بے توقیر ہو گئے ہیں۔......

کتاب میں بیانیہ اور مشاہداتی طرز تحقیق اپنایا گیا ہے، مجموعی طور پر اس میں تصوف کی ضرورت واہمیت، تصوف پر اعتراضات، سلسلہ نقشبندیہ اور بانئ سلسلہ کا تعارف، صدیقی خاندان کی برصغیر آمد، خواجہ محمد صادق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال وآثار، آپ کا اسلوب ومنہجِ دعوت وتبلیغ، مساجد ومدارس کی تعمیر، روزمرہ کے مسائل میں سلطانی طرزِعمل، آپ کا کسب معاش، خلفاء کی تعداد، اولاد واجداد کا ذکر، اور بعض مشائخ کے تاثرات قلم بند کئے گئے ہیں۔دوسوچالیس صفحات پر مشتمل کتاب کا ٹائیٹل جاذب نظر، کاغذ عمدہ، جلد مضبوط ہے، اور ہدیہ درج نہیں۔ملنے کا پتہ، ابریشم انٹرنیشنل بی۴۳ گلبرگ فیصل آباد۔

ایک اور کتاب جناب علامہ جاوید القادری صاحب کی ہے، ......قرآن ......تربیتِ صحابہ کا الوہی نصاب۔ کتاب حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس تربیت کا ایک نقشہ پیش کرتی ہے جو انہیں قرآن کی برکت سے حاصل ہوئی......مولف فرماتے ہیں کہ زمانے کو چشمِ تصور میں دورنبوی میں لے جایا جائے جب مربی ء امت بنفس نفیس امت میں موجود تھے، قرآن اتر رہا تھا اور اس کے مخاطب اس وقت کل امت مسلمہ میں صرف اصحاب النبی ہی تھے۔قرآن کس طرح ان سے مخاطب ہوتا تھا۔کس طرح ان کی تحسین کرتا تھا۔قرآن انہیں کس نظر سے دیکھتا اور وہ قرآن کو کس نظر سے دیکھتے تھے۔

۱۳۶صفحات پر مشتمل یہ کتاب تحریک تجدید ایمان برطانیہ کی جانب سے مجلد شائع ہوئی ہے۔اور پاکستان میں الجامعۃ السعد، ۱۷ کریم اسٹریٹ سوڈیوال بند روڈ لاہور سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ہدیہ درج نہیں۔